السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سماحۃ الشیخ! ہم نے اخبارات میں ایک خبر پڑھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عنقریب غروب آفتاب کے تھوڑی دیر بعد چاند کو مکمل طور پر گرہن لگے گا اور اس سے تین دن پہلے سورج کو بھی گرہن لگے گا اس مقالہ میں مضمون نگار نے اسباب خسوف اور اس کی ابتداء وانتہا کے بارے میں نہایت شرح وبسط سے لکھا ہے جس سے درج حقائق کے بعد زہن میں کوئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

1۔ سورج اور چاند کو گرہن لگنا ایک طبعی بات ہے کیونکہ فلکی رصد گاہوں کے ماہرین اس کے وقوع پزیر ہونے سے بھی کئی دن پہلے بتادیتے ہیں۔ اور یہ بھی بتادیتے ہیں کہ کس وقت گرہن شروع ہو کر کس وقت تک رہے گا اور نہایت تحقیق وتدقیق کے ساتھ یہ بھی بتادیتے ہیں کہ سورج یا چاند کا کتنا حصہ گرہن کی ذد میں آئے گا؟

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حالت خسوف میں نماز پڑھیں اور فرمایا کہ اس حالت میں پڑھو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ گرہن کو صاف کردے۔

3۔ صحیح بخاری میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ خسوف کے وقت ہمیں غلاموں کو آذاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

4۔ ''فتح الباری'' میں حدیث ہے کہ ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔'' تو سوال یہ ہے کہ سورج اور چاند گرہن سے لوگ کیوں ڈریں کیونکہ یہ تو ایک طبعی چیز ہے۔ جو رونما ہونے سے پہلے بھی معلوم کی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ سورج اور چاند گرہن اس لئے لگتا ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانا چاہتے ہیں اور یہ ترغیب دینا چاہتے ہیں کہ اس کے بندے ان نشانیوں کو دیکھ کر اس سے ڈریں اور اس کے زکر وطاعت کی طرف لپکیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ سورج اور چاند کو گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اذا رایتم الخسوف فافزعوا الی ذکر اللہ ودعائہ» (صحیح بخاری)

''جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے زکر اور دعاء کی طرف لپکو۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

«اذا رایتم ذلک فصلوا وادعوا حتی یکشف ما بکم» (صحیح بخاری)

''جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو اور دعاء کرو حتیٰ کہ گرہن صاف ہوجائے۔''

اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنے غلاموں کو آذاد کرنے اور صدقہ کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ شریعت کا حکم ہے کہ اس موقع پر نماز۔ زکر۔ استغفار۔ صدقہ۔ غلاموں کو آذاد کرنے خوف الٰہی اور اس کے عذاب سے ڈرنے کو اختیار کیا جائے۔ گرہن کا حساب سے معلوم ہوجانا اس امر سے مانع نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے دیکھاتا ہے۔ کیونکہ اس نے ان نشانیوں کو پیدا کیا اور اسی نے ان کے لئے اسباب کو ترتیب دیا ہے جیسے کہ سورج چاند اور ستارے مخصوص اوقات میں طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے بھی ہیں۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسباب کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ جن کے پش نظر ماہرین فلکیات گرہن کو معلوم کرلیتے ہیں۔ تو ان کا ان اسباب سے گرہن کو معلوم کرلینا اس امر سے مانع نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی نشانیاں ہیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے دیکھاتا ہے۔ جس طرح سورج چاند ستارے گرمی اور سردی یہ سب بھی اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان میں بھی تخویف وتحذیر کا پہلو ہے۔ ان سے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرایا گیا ہے ان نشانیوں کو بھی اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ بندے اپنے اللہ سے ڈریں اپنے دل میں اس کا خوف پیدا کریں اس کے حکم کے مطابق زندگی بسر کریں اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان کو چھوڑ دیں۔

آسمان میں خسوف اور کسوف وغیرہ کی جو نشانیاں ہیں۔ ماہرین فلکیات اور حساب دانوں کا انہیں معلوم کرلینا اور اکثر وبیشتر وہ ان کے اسباب ہی سے انہیں معلوم کرتے ہیں۔ اس امر سے مانع نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ حساب تو غلط بھی ہوسکتا ہے ماہرین فلکیات کو بھی غلطی لگ سکتی ہے کبھی اس کا حساب درست بھی ہوسکتا ہے لیکن اگر اسے حساب وفلکیات میں مہارت حاصل ہو۔ تو اکثر وبیشتر صورتوں میں اس کا اندازہ درست ہوتا ہے۔ تو اسے علم غیب نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ خسوف اور کسوف کے اسباب معلوم ہیں جنھیں ماہرین فلکیات سورج اور چاند کی حرکت اور ان کی منازل سے معلوم کرلیتے ہیں۔ اور اس منزل کو بھی معلوم

کرلیتے ہیں۔ جس میں خسوف وکسوف رونما ہونا ہو تو یہ اس بات سے مانع نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو حکم دیا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے صدقہ وخیرات کیا جائے یا اس طرح کے دیگر امور بجالائے جایئں کہ ان سب امور میں بندگان الٰہی کی مصلحت ہے کہ وہ اس سے ڈریں اس کے خوف کو اپنے دلوں میں جگہ دیں اور صراط مستقیم پر گامزن رہیں اور حساب سے اس کا معلوم ہوجانا ان امور سے مانع نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ : جلد1]

صفحہ نمبر444

محدث فتویٰ